’’وہ کیا گئے کہ روٹھ گئے دِن بہار کے‘‘

۱۷/شوال المکرّم/ ۱۴۳۸ھ بروز منگل مطابق: ۱۱/ جولائی/ ۲۰۱۷ء کی صبح یہ خبر بجلی بن کر گری کہ دنیائے علم وعرفاں کی عبقری شخصیت، نمونۂ اسلاف، زاہدِ بے مثال، امیر المؤمنین فی الحدیث، شیخ المشائخ حضرت مولانا محمد یونس صاحب جون پوریؒ (شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارن پور) اس دنیائے فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے، إنا للہ وإنا إلیہ راجعون... یہ واقعۂ ناگہانی ’’موت العالِم موت العالَم‘‘ کا مصداق اور پورے عالم کے لیے بڑا صدمہ اور نقصان ہے۔

پیرانہ سالی، علالت پیہم، ضعف و ناتوانی اور گنا گوں مصروفیات کے باوجود پچھلے بارہ پندرہ سال سے سالانہ اِجلاس وختمِ بخاری شریف کے موقع پر حضرت والا ہمارے جامعۃ العلم والہدیٰ، بلیک برن، یوکے تشریف لاتے تھے، جامعہ کے ہر اُستاذ وہر ایک طالب علم کو پورے سال حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے قدومِ میمون کا شدّت سے اشتیاق وانتظار رہتا تھا، جب حضرت والاؒ تشریف لاتے تو پورے جامعہ میں عید کا سا سماں ہوتا، چھوٹے بڑے ہر علمی اِدارے کی طرح ہمارے جامعہ سے بھی حضرتؒ کو قلبی محبت تھی، جس کا اظہار بھی آپؒ نے کئی مرتبہ فرمایا، پھر بڑے ہی شوق وانشراح کے ساتھ یہاں قیام فرماتے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرما کر بھرپور بدلہ عطا فرمائے۔

ختمِ بخاری شریف کی تقریب سعید میں حضرت والاؒ کے علوم وفیوض سے بہرہ ور اور فیض یاب ہونے کے لیے پورے برطانیہ سے عوام وخواص کا ایک بڑا مجمع جامعہ میں حاضر ہوتا تھا، آپؒ کا درس محدّثانہ شان کے ساتھ ہوتا، جس میں حدیث شریف پر محققانہ کلام ہوتا، مذاہبِ ائمہ، اَقوالِ راجح ومرجوح مع وجوہِ ترجیح بیان ہوتے، کبھی حضرتؒ اپنی رائے بھی پیش فرماتے، پھر اس پر محدّثانہ دلائل پیش کرتے، ساتھ ساتھ طلبۂ جامعہ اور عوام الناس کے لیے پند ونصائح سے مجلس کو رونق بخشتے، کبھی کبھی دورانِ اِجلاس اہل گجرات کے ساتھ مزاح بھی فرماتے، خود بھی مسکراتے، خوش ہوتے، جو اہل گجرات کے ساتھ آپؒ کے پیار ومحبت کی علامت ہے۔

جامعہ کے چار پانچ روزہ مختصر قیام میں بھی برطانیہ کے کسی بھی اِدارہ سے مدعو ہوتے تو باوجود مسلسل سفر، اس کی تھکان اور کمزوری کے بڑے ہی ذوق وشوق اور بشاشت کے ساتھ تشریف لاتے اور درسِ حدیث کے ذریعہ مجمع کو فیض یاب فرماتے، متوسلین ومتعلقین کی ملاقات وزیارت، نیز عیادت وتعزیت کے لیے ضرور حاضر ہو

کرعمل بالسنۃ کا پختہ ثبوت پیش فرماتے۔

اکثر و بیشتر جامعہ میں حضرت والاؒ کی آرام گاہ میں علماء وطلبہ کی بڑی تعداد جمع ہوتی،کبھی گردن جھکائے مراقبہ کی کیفیت ہوتی، زبان و ہونٹ پر جنبش ہوتی اور''لا یزال لسانك رطباً بذکر اللہ'' کا منظر ہوتا، جب سر اُٹھاتے اور مجمع پر نگاہ پڑتی تو پند و نصائح کا سلسلہ شروع ہوتا،سن کر قلب پر خاص اثر ہوتا،کبھی بدن میں جھرجھری سی طاری ہوتی، ''از دِل خیزد بر دل ریزد'' کا مصداق ہوتا،مخصوص انداز میں فرماتے:''بچو! درود شریف پڑھا کرو، اس کے عجیب و غریب فوائد حاصل ہوں گے،'' پھر خود بھی درود شریف پڑھنے لگتے،کبھی فرماتے:''بچو! قرآن پاک کی تلاوت کا اہتمام کرو،'' حافظ کو تین پارے اور غیر حافظ کو ایک پارہ یومیہ تلاوت کی تاکید فرماتے، نیز حفاظ کو نوافل میں قرآن پاک پڑھنے کی تلقین فرماتے۔

جامعہ کے صدر القراء جناب قاری زبیر صاحب فلاحی - جو حضرت والاؒ کی خدمت میں رہتے تھے- فرماتے ہیں کہ''حضرتؒ اپنے خدام کے آرام کا بڑا خیال فرماتے، رات آنکھ کھل جاتی، خدام سوئے ہوئے ہوتے تو آپؒ آہستہ سے اُٹھ کر بیٹھ جاتے اور ذکر شروع فرماتے، مگر خدام کو نہ جگاتے،کبھی سوتے سوتے ہی ذکر اللہ میں مصروف ہو جاتے۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف اور مستجاب الدعوات تھے، دو سال قبل اُمت کی بیٹیوں کے لیے ادارہ کے قیام کا اِرادہ ہوا، جس جگہ تعمیر کا منصوبہ تھا وہاں حضرت والاؒ نے دعا فرمائی، الحمد للہ اس وقت پانچ منزلہ عمارت روضۃ الصالحات کا تعمیری کام جاری ہو چکا ہے۔

یہ کہنا بجا ہوگا کہ آپؒ اپنے پیچھے جہاں بہت بڑا خلا چھوڑ گئے وہاں اُمت کے لیے تابندہ و درخشندہ نقوش بھی چھوڑ گئے، اللہ تعالیٰ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات عالیہ کو خوب خوب شرفِ قبول بخشے، غریق رحمت فرما کر جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، ان کے فیوض و برکات سے ہمیں مالا مال فرمائے، ان کے علوم و تقویٰ اور صلاح و زہد سے ہم سب کو حظِ وافر نصیب فرمائے۔ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔

فقط والسلام

محتاجِ دعا

(مفتی) عبد الصمد بن مولانا اسماعیل منوبری

(جامعۃ العلم والہدیٰ، بیک برن، یوکے)